یہ تب کی بات ہے جب ہم اپنا پرانا گھر چھوڑ کر ایک نئے شہر میں ایک نئے گھر میں شفٹ ہوئے تھے۔میرے بابا چونکہ سرکاری ملازم تھے اس لئے ہمارے لیے گھر کا بدل جانا کوئی نئی بات نہیں تھی ۔جیسے ہی ہم اپنے گھر سے اوراردگرد کے ماحول سے مانوس ہو جاتے ،ہمیں اپنا گھر بدلنا پڑ جاتا

نئے گھر میں آئے ہمیں ایک مہینہ ہو چکا تھا اور میں نے اسی شہر کے ایک سکول میں دسویں جماعت میں داخلہ لے لیا تھا۔ پرانا سکول اور سہیلیاں یاد تو آتیں مگر کیا کیا جا سکتا تھا؟

خوش قسمتی سے میری اس سکول میں بھی ایک سہیلی بن گئی ۔اس کا نام فرحت تھا۔ وہ میرے نئے گھر کے قریب ہی کہیں رہتی تھی ۔سکول کے لئے ہم دونوں ملکر جانے لگیں تو ماں کی فکر بھی کچھ کم ہوگئی۔

فرحت بڑی خوش مزاج لڑکی تھی ۔اس کے ساتھ ملکر میں جلد ہی اپنی اداسی بھول گئی ۔ وہ ہمیشہ مجھے ہنساتی رہتی تھی ۔ وہ مجھے ہر صبح گھر سے لینے آجاتی اور پھر ہم دونوں گھر سے تھوڑی دور ایک بس اسٹینڈ تک جاتیں جہاں ہمارے سکول کی بس آتی تھی ۔ وہ میری ہی کلاس میں پڑھتی تھی اس لئے بہت جلد وہ میرے بہت قریب ہوگئی۔

ایک دن حسب معمول وہ اسی طرح مجھے لینے آئی ۔ میں تیار تھی اس لئے بغیر انتظار کئے ہم دونوں جلد ہی گھر سے نکل پڑیں۔ یہ معمول سے کچھ قبل تھا لیکن میں نے اس کی پرواہ نہ کی ۔ہم جلد ہی بس اسٹاپ پر پہنچ گئیں جہاں پر کچھ لوگ بس کے انتظار میں بیٹھے تھے ،ہم دونوں بھی ایک جگہ بیٹھ گئیں

سڑک کے اس پار چائے سگریٹ کی چند دکانیں تھیں جہاں عموما لوگوں کا رش لگا رہتا تھا۔میری توجہ سامنے کھیلنے والے دو بچوں پر مرکوز ہوگئی جو کسی کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے ۔رنگ برنگے کپڑوں میں ملبوس بچے میری کمزوری تھے مجھے ان پر بڑا پیار آتا تھا۔

انہیں لوگوں میں سے ایک شخص کافی دیر سے ہمیں گھور رہا تھا۔ وہ شائد تبھی سے یہاں پر آکر کھڑا ہوا تھا جب ہم یہاں آکر بیٹھیں تھیں ۔میں نے اس پر توجہ نہ دی اور فرحت سے باتیں کرنے میں مصروف ہوگئی۔ کچھ دیر بعد بھی جب بس نہیں آئی تو مجھے بے چینی ہونے لگ پڑی ۔ایک ہم وقت سے پہلے آکر یہاں بیٹھ گئیں تھیں اور دوسرا وہ شخص مسلسل ہمیں گھور رہا تھا۔میری نظریں اب صرف بس کو ڈھونڈ رہی تھیں اور مجھے اس شخص پر بڑا غصہ آرہا تھا۔ ہاتھ میں سگریٹ پکڑے وہ شخص پرانے سے کپڑوں میں ملبوس تھا۔اور اردگرد کی پرواہ کئے بغیر اس کی نظریں ہم پر مرکوز تھیں ۔ مجھے ایسے لوگ بالکل پسند نہ تھے مگر اب تک تو ہر لڑکی کی طرح مجھے بھی سمجھ آچکی تھی کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں ۔اسی دوران بس کی آواز سنائی دی تو میں نے سکون کا سانس لیا ہم دونوں فورا بس میں سوار ہوگئیں ۔بس میں بیٹھتے ہی مجھے کچھ احساس تحفظ ہوا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں نے کھڑکی سے باہر کھڑے اس شخص کو دیکھا جس کا گھورنا اب بھی جاری تھا۔اس نے سگریٹ کا ایک لمبا کش بھرا اور بس کی جانب چلنا شروع کر دیا۔

میری دھڑکنیں تیز ہونے لگیں میں نے اس سے نظریں ہٹا کر فورا کتاب پر لگا دیں ۔میرے حواس پوری طرح کام کر رہے تھے

کیونکہ وہ ہماری بس کے قریب آ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ میں حیران تھی کہ کوئی اس کو روکنے والا کیوں نہیں ہے۔ سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا اور بس کے چلنے کی دعا کرنے لگی
کچھ دیر بعد بس چل پڑی تو آخر کار کچھ سکون ملا

میرے ماں باپ کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ کافی منتوں مرادوں کے بعد خدا نے ان کو اولاد سے نوازا تھا۔
ہم دو بہن بھائی تھے۔ میرا بھائی مجھ سے بڑا تھا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ بیرون ملک کام کیلئے چلا گیا۔ پہلے پہل اس کا فون آ جاتا تھا مگر پھر وہ بھی بہت کم ہو گیا۔ ایک دن ہمیں پتہ چلا کہ اس نے وہیں کسی لڑکی سے شادی کر لی ہے اور اب وہ واپس نہیں آنا چاہتا تھا۔ کبھی کبھار وہ پیسے بھیج دیتا تھا۔ کبھی کبھار اس کا فون بھی آ جاتا تھا وہ دن ہمارے گھر عید کا دن ہوتا تھا۔ اب گھر میں ہم صرف تین لوگ تھے
بابا صبح کام پر جاتے تو شام کو لوٹتے
ماں سارا دن گھر کا کام کرنے میں مشغول رہتی
اور میں سکول میں پڑھائی کر رہی تھی۔ میری یہی ایک چھوٹی سی زندگی تھی جس سے میں خوش تھی

اگلے دن ہم پھر اسکول کیلئے نکلیں۔ مجھے کل کا دن اچھی طرح یاد تھی اس لئے میں پوری محتاط تھی۔ ہم پورے وقت پر گھر سے نکلیں اور جب ہم بس اسٹاپ پہنچیں تو بس تیار کھڑی تھی۔ ہمیں تھوڑا بھاگ کر بس میں سوار ہونا پڑا۔ سوار ہوتے ہی بس چل پڑی اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ رک گئی ہم دونوں چونکہ سیٹ نہ ملنے کے وجہ سے کھڑی تھیں اسلئے بڑی مشکل سے گرتے گرتے بچیں۔ بس میں ایک شور بلند ہوا کہ کوئی بس کے نیچے آنے سے بڑی مشکل سے بچا ہے۔ کنڈیکٹر نے دروازہ کھولا تو وہی شخص بس میں سوار ہو گیا۔ میں اس کی بے شرمی اور ہمت پر حیران تھی۔ وہ ہمارے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور بس چل پڑی۔ اس بار فرحت نے بھی اس چیز کو محسوس کر لیا تھا اسلئے ہم دونوں نے یہ سفر بالکل خاموشی سے طے کیا
بس سکول کے دروازے کے سامنے کھڑی ہوئی تو ہم دونوں فوراً اتر کر سکول کے گیٹ کے اندر داخل ہو گئیں۔ اندر داخل ہوتے ہی فرحت نے مجھے چھیڑنے کے انداز میں کہا
یہ کیا ہو رہا ہے آج کل؟؟
فرحت مجھے ایسا مذاق بالکل پسند نہیں

تم فکرمت کروایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔اس نے مجھے تسلی دیتے ہوئے لاپرواہی سے کہا

لیکن مجھے اس بارے میں اپنے بابا سے بات کرنی پڑے گی۔میں نے فکرمندی سے کہا

مومنہ!تم خوامخواہ اپنے گھر والوں کو پریشان کرو گی۔میری بات مانو تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔تم بس اگنور کردیا کرو۔اب جلدی کرو کلاس کا ٹائم ہوگیا ہے۔یہ کہتے ہوئے وہ مجھے بازو سے پکڑ کر کلاس روم میں لے گئی

کلاس میں بھی میں کافی پریشان رہی۔پڑھائی میں بالکل بھی جی نہ لگا اور ٹیسٹ کی تیاری بھی میں نے خوب کی تھی وہ بھی اچھا نہ ہوسکا۔ایک خوف نے مجھے گھیر لیا تھا۔جب چھٹی ہوئی تو ایک اور بری خبر سننے کو ملی۔واپسی کا رستہ بند تھا اس لئے بس تو کیا کوئی بھی ٹرانسپورٹ سڑک پر حرکت نہیں کرسکتی تھی۔شائد کسی ہڑتال کا یا احتجاج کا معاملہ تھا اور پورا روڈ بلاک تھا

فرحت نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا:تم فکر نہ کرو مجھے ایک راستہ معلوم ہے ہم کچھ دیر پیدل چل کر گھر پہنچ جائیں گی۔یہ کہتی ہوئی وہ میرا بازو پکڑے اک گلی میں لے گئی۔ہم ان گلیوں میں سے راستہ تلاش کرتی گھر کی جانب بڑھنے لگیں۔کچھ دیر چلنے کے بعد ہم پھر دوبارہ سڑک پر آ گئیں۔میں حیران تھی کہ فرحت کو ان راستوں کا علم کیسے ہوا؟ وہ اسی شہر کی تھی شائد اس لئے وہ ان تمام راستوں سے واقف تھی

ہم گھر سے ابھی کچھ دور ہی تھیں کہ کسی نے پیچھے سے ہمیں پکارا

میں انہی قدموں پر کھڑی ہوگئی۔دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں۔ایک بار پھر میرا ڈر مجھ پر پوری طرح حاوی ہوچکا تھا کیونکہ میرے ڈر کی وجہ میری سامنے کھڑی تھی۔وہی شخص اپنی منحوس شکل لئے ہمارے سامنے آ کھڑا ہوا۔سڑک کے بیچوں بیچ وہ کس بے باکی سے ہمارا راستہ روکے کھڑا تھا یقیناً ایک منفرد بات تھی۔کیونکہ عام آوارہ لڑکے صرف آوازیں کسنے تک محدود رہتے تھے مگر یہ شخص تو دو دن سے ہمیں پریشان کررہا تھا اور اب وہ ہمارا راستہ روکے کھڑا تھا۔مجھے بہت غصہ آ رہا تھا اور میں اسی غصے میں پورے زور سے اس پر چلائی

کیا چاہتے ہو تم اور میرا پیچھا کیوں کررہے ہو؟

وہ حیرانی سے میری طرف تکنے لگا اور پھر اس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی ایک کتاب کو فرحت کی طرف بڑھا دیا اور بولا یہ شائد آپ کی ہے؟

ارے ہاں یہ تو میری ہی کتاب ہے لیکن یہ آپ کو کہاں سے ملی؟ فرحت خوشی سے اچھل پڑی

شائد آپ نے راستے میں گرادی تھی اور اتفاق سے میں نے دیکھ لیا بس اسی لئے لوٹانے آ گیا۔وہ بڑے اخلاق سے بولا

اوہ آپکا بہت شکریہ!یہ واقعی میری پسندیدہ کتاب ہے۔فرحت نے اس کا شکریہ ادا کیا

شکریہ کی ضرورت نہیں۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا اور ایک نظر بھر کر مجھے دیکھا اور پھر چل دیا

میں حیران تھی کہ میں اس پر اتنی زور سے چلائی مگر اس نے اس کی بالکل پرواہ نہ کی۔مجھے اپنی حرکت پر تھوڑی شرمندگی ہوئی اور جانے کیوں میرا ڈر بھی قدرے کم ہوگیا۔اس کی جو تصویر انجانے میں میرے دماغ میں بنی تھی وہ اس سے کافی مختلف تھا۔

ہاں حلیے اور ظاہری وضع قطع میں وہ دوسروں سے بالکل الگ تھا بالکل کسی روگی شاعر کی طرح

گھر پہنچی تو ماحول ہی جدا تھا۔ ماں کی خوشی کی کوئی حد نظر نہیں آتی تھی۔ بھائی کا فون آیا تھا اور خدا معلوم کیسے وہ اس دفعہ ہم سے ملنے کے لئے آ رہا تھا۔ مدتوں کے انتظار کے بعد آخر کار ماں کی دعائیں بھی رنگ لے آئیں۔ گھر میں خوشی اور بے چینی کا ماحول تھا۔ بابا بھی بہت خوش تھے اور میں بھی

بھائی سے ہمیں بہت سے گلے شکوے تھے لیکن بہرحال وہ واپس گھر آ رہا تھا اس لئے سب گلے شکوے ماضی میں ہی کہیں کھو گئے۔ گھر کی صفائی ستھرائی کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع ہو گیا کیونکہ بھائی کی آمد کسی بھی وقت متوقع تھی

اب ہم تمہارے لئے بھی کوئی رشتہ ڈھونڈ لیں گے۔ ماں بولی جب میں اس کی کچن میں مدد کر رہی تھی

جتنی دیر تمہارا بھائی یہاں رکے گا میں چاہتی ہوں کہ ہم اس دوران تمہاری بھی شادی کر دیں تا کہ تمہارا بھائی بھی تمہاری خوشیوں میں شامل ہو سکے

اپنی شادی کی بات سن کر میں تھوڑا چکرا گئی کیونکہ یہی ایک بات تھی جس کے بارے میں میں نے اب تک نہیں سوچا تھا

اور ابھی تو میری پڑھائی بھی ادھوری تھی

ماں بولی تو فکر مت کر! تو شادی کے بعد اپنی تعلیم مکمل کر لینا

جہاں ہم نے تمہاری شادی کرنی ہے وہ تمہاری ہر خواہش پوری کریں گے

بتانا چاہو گی کہ میری شادی کہاں کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے جھجکتے ہوئے ماں سے پوچھا

ہاں ہاں تم تو جیسے کچھ جانتی ہی نہیں ہو

تمہیں پتہ ہے کہ ہم نے تمہاری شادی کی بات تمہاری خالہ کے بیٹے وقار کے ساتھ کر رکھی ہے

بس اب کچھ دنوں میں ہم تمہاری بھی شادی کر دیں گے۔ (ماں کی آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پہ مسکراہٹ)

میں تھوڑی پریشان تو تھی مگر خوش بھی تھی۔ وقار کو میں اچھی طرح جانتی تھی وہ ایک اچھا لڑکا تھا اور وہ مجھے پسند بھی کرتا تھا۔ اس کے گھر والے بھی مجھ سے بہت پیار کرتے تھے خصوصاً اس کی بہنیں تو میری سہیلیوں کی طرح تھیں

''اب سب کو انتظار تھا تو بس بھائی کی آمد کا''

اگلے دن مجھے صبح سویرے فرحت کا فون آیا
وہ تھوڑی گھبرائی ہوئی تھی، مومنہ مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے
ہاں فرحت بولو کیا بات ہے؟
پہلے تم وعدہ کرو کہ اس بارے میں کسی کو نہ بتاؤ گی۔ اپنی امی کو بھی نہیں
آخر بات ہے کیا؟ کچھ بتاؤ تو سہی
جب تک تم وعدہ نہیں کرتی میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتی
اچھا وعدہ کرتی ہوں کسی کو نہ بتاؤں گی۔ اب بتاؤ کیا بات ہے؟ تم اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو؟
مومنہ آج ہمیں کہیں جانا ہوگا۔ وہ سرگوشی کے انداز میں بولی
کہاں جانا ہوگا؟ میں نے حیرت سے پوچھا
بس تم انکار مت کرنا میں تمہیں سب بتاؤں گی۔ تم بس جلدی سے اسکول کے لئے تیار ہو جاؤ
لیکن سکول تو آج بند ہے نا احتجاج کی وجہ سے۔۔
ہاں، لیکن تمہیں جھوٹ بولنا ہوگا۔ پلیز میرے لئے!! میرا یقین کرو ہمارا آج کہیں جانا بہت ضروری ہے
فرحت میں نے کبھی امی سے ایسا جھوٹ نہیں بولا اور اگر کہیں جانا اتنا ضروری ہے تو امی کو بتا کر جائیں گے وہ ہمیں نہیں روکیں گی۔ میں نے اسے سمجھایا
نہیں! ہرگز نہیں! تم پلیز کسی کو مت بتانا۔ بس تمہیں میرے لئے یہ جھوٹ بولنا ہوگا کہ ہم اسکول جا رہی ہیں۔ پلیز میری بات مان جاؤ میں نے تم سے پہلی دفعہ کچھ مانگا ہے۔ کیا تم اپنی دوست کے لئے اتنا بھی نہیں کر سکتی؟ وہ سسکیاں بھرنے لگی
مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اب کیا کیا جائے؟ میں نے کبھی گھر میں ایسا جھوٹ نہیں بولا تھا لیکن میں فرحت کیلئے بھی پریشان تھی اس لئے کچھ سوچے بغیر ہی میں نے فرحت کو ہامی بھر دی
ٹھیک ہے مگر اب تو بتا دو کہ کہاں جانا ہے؟ میں نے پوچھا
وہ مجھے تمہیں آ کر بتاؤں گی بس تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ یہ کہتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا
ماں سے جھوٹ بول کر میں سکول جانے کے لئے تیار ہونے لگی
فرحت مجھے کہاں لے جانا چاہتی ہے؟ کیا مجھے گھر والوں سے یہ بات چھپانی چاہیے؟ اگر کچھ غلط ہو گیا تو!
طرح طرح کے سوالات میرے دماغ میں گردش کر رہے تھے

مجھے فرحت پر پورا یقین تھا۔ وہ کسی مصیبت میں لگ رہی تھی اسلیئے میں اسکی مدد کو تیار ہو گئی

کچھ دیر بعد وہ مجھے لینے آ گئی۔ اسکے چہرے پر کوئی پریشانی یا گھبراہٹ کے تاثرات نہ تھے بلکہ وہ بہت خوش دکھائی دے رہی تھی

امی سے اجازت لیکر ہم دونوں گھر سے نکل پڑیں

بات کیا ہے بتاؤ اب؟ میں نے گھر سے نکلتے ہی اس سے سوال کیا

بتاتی ہوں بس چلتی جاؤ۔ وہ تیز تیز قدم بڑھا رہی تھی

میں رک گئی اور اس سے کہا کہ جب تک تم نہیں بتاؤ گی ہم کہیں نہیں جائیں گی

میری بات سنتے ہی اس نے رونا شروع کر دیا

کیا بات ہے؟ تم سڑک پر یہ تماشہ کیوں لگا رہی ہو؟ مجھے فرحت پر بڑا تعجب ہو رہا تھا

اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: وہ آدمی جو ہمیں کل کتاب دینے آیا تھا تمہیں یاد ہے

ہاں! میرے منہ سے صرف اتنا ہی نکل سکا۔ مجھے یاد ہے

جب میں نے گھر جا کر کتاب کھولی تو اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس پر کچھ لکھا ہوا تھا

کیا لکھا تھا؟ میری سانس وہی اٹک گئی

اس آدمی کا نام آصف ہے۔ اسکے پاس میری کچھ تصویریں ہیں

میں نے اپنی کچھ تصویریں اس کتاب میں رکھی تھیں۔ شائد لوٹانے سے پہلے اس نے وہ تصویریں نکال لی تھیں۔ میں نے گھر جا کر دیکھا تو میری تصویریں کتاب میں نہیں تھیں۔ اس نے یہ پیغام لکھا ہے کہ وہ میری تصویروں کو انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر دے گا اور اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ ایسا کرنے میں بالکل نہیں ہچکچائے گا۔ اگر اس نے ایسا کر دیا تو میری بہت بدنامی ہو گی میرے گھر والے جیتے جی مر جائیں گے

وہ پھر سسکیاں بھرنے لگی

اوہ! وہ کتنا کمینہ انسان ہے۔ کل کس طرح وہ اپنی شرافت کا ڈھونگ رچا رہا تھا مگر اس کا اصل چہرہ کتنا بھیانک ہے؟

تو تم اپنے گھر والوں کو سچ کیوں نہیں بتا دیتی وہ خود اس معاملے کو سلجھالیں گے۔ میں نے اسے سمجھایا

نہیں! اگر میرے گھر والوں کو ذرا بھی شک ہوا تو وہ مجھے گھر بٹھالیں گے میری زندگی یہی ختم ہو جائے گی۔ میں ایسا نہیں کر سکتی

تو پھر اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟ میں ایک بار پھر چلتے چلتے رک گئی

مومنہ پلیز! وہ چاہتا ہے کہ میں ایک دفعہ اس سے ملوں۔ اس نے کہا ہے کہ وہ مجھ کچھ بات کرنا چاہتا ہے اور اگر میں اس سے مل لوں گی تو وہ میری تصویریں واپس کر دے گا۔ وہ میرے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی ہو گئی

تم پاگل ہو گیا؟ اس کمینے سے ملنے جا رہی ہو اور وہ بھی اکیلی۔ اس کا کیا بھروسہ ہے؟ جو اس طرح بلیک میل کر رہا ہے وہ تمہاری مجبوری کا کچھ بھی فائدہ اٹھانا چاہے گا۔ میں اس پر چلائی

نہیں! ہم پارک میں مل رہے ہیں جہاں بہت لوگ ہوتے ہیں۔ ہم صرف اپنی تصویریں لینے جا رہی ہیں وہ کیا بات کرتا ہے اس سے ہمیں کیا لینا دینا ہے؟

تو تم مجھے ساتھ کیوں لے جا رہی ہو؟ میں کافی اضطراب میں تھی

مومنہ، تم تو میری دوست ہو۔ ایک تم ہی تو ہو جس سے میں اپنے دل کی ساری بات کر لیتی ہوں۔ میں اکیلی نہیں جا سکتی تھی اسلئے تمہیں ساتھ لے لیا۔ تم فکر نہ کرو تم تک کوئی بات نہیں آئے گی۔ اس کا جو معاملہ ہے وہ بس میرے تک ہے۔ وہ اصرار کرنے لگی

میرا ڈر ایک بار پھر مجھ پر حاوی ہو گیا۔ مجھے فرحت کی مجبوری کا احساس تھا مگر اس میں بہت بڑا خطرہ بھی تھا

وہ آدمی مجھے پہلی نظر میں ہی عجیب لگا تھا اور بہت جلد اس کی حقیقت بھی ہم پر کھل گئی تھی

فرحت مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اس کے پاس نہیں جانا چاہیے

تم اپنے گھر کسی طرح بات کرو مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور تمہیں اس مصیبت سے نکال لیں گے

وہ پولیس سے بھی مدد لے سکتے ہیں لیکن ہمیں یہ بے وقوفی نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے اسے ایک بار پھر روکا

ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی اس دنیا میں کوئی کسی کا دوست نہیں ہوتا۔ میں نے تمہیں اپنی دوست سمجھ کر سب کچھ بتایا اور تم میرا ساتھ دینے کی بجائے مجھے پریشان کر رہی ہو۔ اگر تم میرے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو تمہاری مرضی مگر مجھے تو جانا ہی پڑے گا نا۔ کاش میں تمہاری دوست ہی نہ ہوتی۔ وہ ایک طرف کھڑی ہو کر رونے لگی

اردگرد کے لوگ بھی اب ہمیں گھور گھور کر جانے لگے مگر فرحت کو اس کی پرواہ نہ تھی

میں نے اسے تسلی دی اور اسکے ساتھ جانے کے لئے راضی ہو گئی

اگرچہ میرا دل کسی صورت نہ مانتا مگر دوست کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میرا دل پگھل گیا

ٹھیک ہے میں تمہاری ساتھ چلتی ہوں لیکن جلدی واپس آنا ہے پھر۔ ورنہ میری ماں پریشان ہو گی

تم فکر نہ کرو یہ آخری بار ہے آئندہ ہم تمہاری ماں کو کبھی پریشان نہیں کریں گے۔ اس کے آنسو بھی فوراً غائب ہو گئے

ہم گلیوں سے گزرتی ہوئی پارک تک پہنچیں۔ میرا ان راستوں سے دور دور تک کا کوئی واسطہ نہ تھا مگر فرحت ان گلیوں کو بخوبی جانتی تھی

پارک میں زیادہ رش نہیں تھا چند لوگ چہل قدمی کر رہے تھے اور کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ ہمارے آنے سے پہلے وہ پارک کے کونے میں ایک بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دور سے ہی اس کا مکروہ چہرہ نظر آ چکا تھا اسلئے میں نے فرحت کو اس کی جانب اشارہ کر دیا

ہم دونوں چلتے ہوئے اس پاس جا کر کھڑی ہوگئیں

آج وہ نسبتاً بہتر لباس میں ملبوس تھا۔ ہماری طرف دیکھ کر مسکرا دیا اور فرحت سے بولا

"تو تم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا"

وعدہ، کیسا وعدہ؟ میں نے فرحت کی طرف حیرانگی سے دیکھا

میرا مطلب ہے تم نے یہاں آ کر بہت اچھا کیا۔ اس نے فورا بات کاٹتے ہوئے کہا

ہاں ہم آ گئیں ہیں اب تم ہماری تصویریں جلدی واپس کرو۔ میں نے تھوڑی سختی سے کہا

تصویریں! کیسی تصویریں؟ وہ حیرانی سے فرحت کو دیکھنے لگا

بھول گئے کیا؟ تم نے لکھا تھا نہ کہ مجھ سے ایک بار مل جاؤ اور اپنی تصویریں لے جاؤ جو تم نے میری کتاب سے نکالی تھیں اور مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں تم سے ملنے نہ آئی تو تم یہ تصویریں انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر دو گے۔ لکھا تھا نا! فرحت ایک سانس میں بول گئی

ہاں ہاں مجھے یاد آیا۔ معاف کرنا میں تھوڑا بھلکڑ ہوں ۔ وہ مجھ سے مخاطب تھا

اب تم جلدی سے ہماری تصویریں دو ہمیں جانا ہے واپس۔ میں نے بدستور سخت لہجے میں تقاضا کیا

اچھا دے رہا ہوں نا۔ آپ چلئے میرے ساتھ میں آپکو آپکی ہر چیز دے دوں گا۔ یہ جگہ سیف (محفوظ) نہیں ہے

میں نے فرحت کی طرف دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں میری منتیں کر رہی تھی

ٹھیک ہے چلو

پارک سے نکلتے ہی اس نے ہمیں ایک کار کی طرف اشارہ کیا اور خود جا کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

ڈرو مت بیٹھ جاؤ۔ یہاں پاس ہی میرا گھر ہے

ہم تم سے ڈر نہیں رہیں بس ہمیں ذرا جلدی ہے۔ میں نے اپنا خوف چھپاتے ہوئے کہا

اچھا تو پھر آؤ جلدی سے بیٹھ جاؤ

ہم نے کچھ سوچا اور پھر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں

ہمارے بیٹھتے ہی گاڑی فراٹے بھرنے لگی اور ہم بہت جلد شہر کی رونق سے باہر نکل آئے۔ میرے دل میں کچھ کھٹکا ہوا اور میں دل ہی دل میں کچھ پڑھنے لگی جبکہ فرحت بڑے اطمنیان سے باہر کے نظارے دیکھ رہی تھی

کچھ دیر بعد ہم ایک قصبے میں داخل ہوگئے یہاں پر اس نے ایک چھوٹی سے فیکٹری کے اندر گاڑی روک لی اور ہمیں باہر آنے کو کہا

جب ہم عمارت کے اندر داخل ہوئیں تو مشینوں کا شور بلند تھا اور کچھ مزدور کام کر رہے تھے۔ وہ ہمیں مشینوں سے بچاتا ہوا ایک کمرے میں

لے آیا اور دروازہ بند کر دیا

کمرے میں اندھیرا تھا جب اس نے لائٹ جلائی تو میں نے دیکھا کہ کمرے میں سامان بکھرا پڑا ہے۔ دیواروں پر نیم عریاں لڑکیوں کی ہاتھ سے بنی ہوئی تصویریں آویزاں تھیں۔ جگہ جگہ کاغذ بکھرے ہوئے تھے اور ایک عجیب سے بو کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے ہمیں ایک پرانے سے صوفے کی طرف اشارہ کیا

نہیں ہمیں نہیں بیٹھنا۔ تم ہماری تصویریں دو ہم نے گھر جانا ہے۔ میں نے کھڑے رہنے کو ترجیح دی مگر فرحت نے مجھے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھا لیا

وہ ایک کرسی لیکر ہمارے سامنے بیٹھ گیا۔ دروازہ بند ہونے سے باہر مشینوں کا شور کافی کم ہو گیا تھا اتنی خاموشی تھی کہ پاس پڑی ایک الارم گھڑی کی سوئی کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔ سوئی کے ساتھ ساتھ میرے دل کی دھڑکن بھی مجھے سنائی دے رہی تھی اور میں دل ہی دل میں اپنے آپ کو کوس رہی تھی

وہ کرسی کو میرے سامنے لے آیا اور کرسی کو الٹا رکھ کر اس پر بیٹھ گیا اور کرسی کی پشت پر اپنے بازو ٹکا دیئے اور مجھے مسکراتے ہوئے گھورنے لگا اس نے سگریٹ نکال کر جلائی اور ایک لمبا کش لینے کے بعد بولا

تمہارا نام کیا ہے؟

میں نے فرحت کی طرف دیکھا جو مجھے میری ہی طرح حیرانی سے دیکھ رہی تھی

مم، مومنہ! میرے منہ سے صرف یہی نکل سکا

مومنہ، اچھا نام ہے کس نے رکھا تمہارا نام؟

وہ مجھ سے ایسے سوال کر رہا تھا جیسے کوئی بچے سے بات کر رہا ہو۔ میں نے ایک بار پھر فرحت کی طرف دیکھا

مجھے نہیں پتہ۔ میں ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

تم ڈرو نہیں مومنہ، میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا بس ایک ضروری کام ہے اگر تم میری مدد کرو

وہ میرے قریب آتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولا

مم، مجھ سے۔۔۔۔ مجھ سے کیا کام ہے آ آ آپ کو؟

آپ پلیز ہمیں جانے دیں۔ میں بے اختیار رونے لگ پڑی اور کھڑی ہو گئی

فرحت اس دوران کچھ نہ بولی جس کی خاطر میں نے خود کو خطرے میں ڈال لیا تھا

تم بیٹھو۔ اس نے مجھے بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا

تم کیا چاہتے ہو؟ فرحت یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم نے تو کہا تھا کہ ہم تصویریں لیکر آ جائیں گی ۔ اب تم خاموش کیوں ہو؟ کچھ تو بولو

ہاہاہا! وہ زور سے ہنسا اور بولا

تصویریں!

ہاں اچھی کہانی بنائی فرحت ڈارلنگ تم نے ۔ ماننا پڑے گا میرے ساتھ رہ کر تم کافی سمجھدار ہوگئی ہو۔ اس نے فرحت کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرلیا اور وہ اس کے برابر جا کر کھڑی ہوگئی

مجھے معاف کر دینا مومنہ!

ہاں میں نے تمہیں دھوکا دیا ہے اور تم سے جھوٹ بولا اپنی تصویروں کے بارے میں ۔ یہاں کوئی تصویریں نہیں ہیں میری

فرحت کا لہجہ بالکل بدل گیا

ویسے کچھ تصویریں ہیں تو سہی ۔ وہ فرحت سے بڑا بے تکلفی پیش آ رہا تھا

کیا؟ میں ایک دم چکرا کر رہ گئی ۔ یہ سب میری آنکھوں کے سامنے ہو رہا تھا اور مجھے اپنے حواس پر یقین نہیں آ رہا تھا کیا ایسا ممکن ہے؟ کیا ایسا ہوسکتا ہے میرے ساتھ؟ کیا فرحت مجھے اتنا بڑا دھوکا دے سکتی ہے

میرے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام ہی نہ لے رہے تھے۔ میں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس سے رحم کی بھیک مانگی

فرحت تم نے ایک لڑکی کی عصمت کا واسطہ دیکر مجھ سے مدد مانگی تھی میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکا مت کرو۔ میں نے تم پر یقین کیا تمہارے لئے اپنے گھر والوں سے جھوٹ بولا۔ میرے ماں باپ مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے مجھے جانے دو پلیز تمہیں خدا کا واسطہ مجھے جانے دو

چپ بھی کرو۔ فرحت نے اس آدمی سے سگریٹ لے کر ایک کش لگایا اور پھر میرے پاس آ کر سخت لہجے میں بولی

کچھ نہیں ہوگا تمہیں ۔ ۔ یہ رونا دھونا بند کرو اب

کیا چاہتے ہو تم لوگ؟ میں نے روتے ہوئے پوچھا

فرحت میرے پاس آ کر بیٹھ گئی ۔ دیکھو میری بات مانو ۔ مجھ پر بھروسہ کرو۔ جیسا میں کہوں ویسا ہی کرنا

بھروسہ کروں ۔ ۔ ۔ بھروسہ ہی تو کیا تھا میں نے تم پہ

ٹھیک ہے ٹھیک ہے، میں نے کہا نا کچھ نہیں ہوگا تمہیں ۔ اب سنو

آصف اور میں دونوں دوست ہیں ۔ ہماری دوستی کافی پرانی ہے ۔ یہ ایک بہت ہی اچھا آرٹسٹ ہے اور تصویریں بناتا ہے۔ کیمرے سے نہیں بلکہ اپنے ان ہاتھوں سے ۔ ۔ اور کمال کر دیتا ہے

وہاں دیکھو۔اس نے سامنے دیوار پر لٹکی ایک فحش تصویر کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔کمال ہے نا۔اچھی ہے نا
اور دیکھنا چاہوگی ایک منٹ۔یہ کہہ کر وہ دیوار کے ساتھ ٹکی چند تصویروں کو چھاننے لگی اور پھر ایک تصویر لا کر میرے سامنے رکھ دی
تصویر دیکھ کر میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ فرحت جو سڑک پر کبھی بغیر حجاب کے نہ چلی تھی اسکی ایک عریاں تصویر میرے سامنے موجود تھی۔میں آنکھیں پھاڑے حیرت کی ماری اسے دیکھتی ہی رہ گئی

کمال ہے نا، اچھی ہے نا، ہے نا

بس یہی بات اس کی مجھے بہت اچھی لگتی ہے اس نے آصف کے گلے میں بانہیں ڈال کر لہراتے ہوئے کہا کہ یہ جب لکھتا ہے یا جب کچھ بناتا ہے تب تب میری جان لے لیتا ہے

مجھے نفرت ہو رہی ہے تم سے۔تم کتنی گھٹیا ہو؟ میں نے تم پر کتنا بھروسہ کیا؟

اپنا یہ گھٹیا پن مجھے کیوں دکھا رہی ہو؟ میں نے اس کی تصویر کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا

کیونکہ یہی گھٹیا پن اب تمہیں بھی کرنا ہے میری جان۔وہ میرے قریب آ گئی اور میرے بال پکڑ کر بولی

یہ تم ہی ہو جس نے آصف کا دھیان اپنی طرف کر لیا۔پہلے وہ صرف میری تصویریں بناتا تھا مگر جب سے اس نے تمہیں دیکھا ہے تم نے تو اسے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔اب وہ چاہتا ہے کہ وہ کچھ تصویریں تمہارے حسن کی بھی بنا کر اپنے پاس رکھے پھر ہم تمہیں جانے دیں گے اور کچھ نہیں چاہیے ہمیں۔صرف کچھ تصویریں ہی تو بنانی ہیں

پتہ نہیں کیسے میرا ہاتھ اٹھا اور سیدھا فرحت کے چہرے پر جا کر پڑا۔وہ اس کے لئے تیار نہ تھی اس لئے لڑکھڑا کر گر پڑی

ابھی میں پلٹ رہی تھی کہ ایک زوردار تھپڑ میرے چہرے پر پڑا جو کہ آصف نے مارا تھا میں چکرا کر گر گئی

اس کے بعد اس نے کمرے میں موجود تمام تصویروں کو غصے سے ادھر ادھر پٹکنا شروع کر دیا اور تمام کمرے کا حشر نشر کر دیا

فرحت نے کھڑی ہو کر مجھے صوفے پر دھکا دیا اور پھر ان دونوں نے ملکر مجھے باندھ دیا اور میرے منہ پر بھی کپڑا باندھ دیا

میں بہت چلائی مگر میری آواز شائد کمرے سے باہر سنائی نہیں دے رہی تھی

تھوڑی دیر بعد آصف کمرے سے باہر گیا اور ایک رومال لے کر آیا جیسے ہی اس نے وہ رومال میرے چہرے پر رکھا مجھے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہوا اور پھر کچھ دیر بعد میں بے ہوش ہو گئی

جب ہوش میں آئی تو میں چادر میں لپٹی ہوئی صوفے پر پڑی تھی

میرے بدن پر میرا لباس نہ تھا اور چادر سے مجھے ڈھانک دیا گیا تھا۔ہاتھوں پر رسیوں کے نشانات تھے اور سر بھی چکرا رہا تھا

کمرے میں کوئی نہیں تھا اور تمام تصویریں جو دیواروں پر لگی تھیں وہ بھی غائب تھیں

میں نے اردگرد نگاہ دوڑائی تو ایک الماری نظر آئی اس میں مجھے میرے کپڑے مل گئے۔ میں نے دروازے کو اندر سے کنڈی لگائی اور اپنے کپڑے پہن لئے

میرے ساتھ قیامت بیت چکی تھی جسکا احساس میرے رونگٹے کھڑے کر رہا تھا

میری آنکھوں میں آنسو تو تھے ہی مگر میں رو نہیں رہی تھی۔ میری زندگی تباہ ہو چکی تھی اور میں خود اس کے ذمہ دار تھی۔ اب کوستی تو کسے کوستی؟

بڑی ہمت کر کے میں دروازے کی جانب بڑھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ فیکٹری میں مزدور اسی طرح اپنے کام میں مصروف تھے میرا دل چاہا کہ میں چیخ چیخ کر ان سب کو اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے بارے میں بتاؤں مگر میں خاموشی سے باہر آ گئی۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا رہا تھا اور بدن بالکل بے جان ہو چکا تھا۔ قدم بڑھانا مشکل ہو چکا تھا مگر کسی طرح اب میں یہاں سے ایک بار باہر جانا چاہتی تھی۔ فیکٹری سے باہر نکل کر ایک ٹیکسی کو روکا اور گھر کی جانب چل پڑی

گھر پہنچ کر میں سیدھا اپنی کمرے میں چلی گئی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ جانے کتنی ہی دیر میں دروازہ بند کئے روتی رہی

ماں بار بار دروازے پر دستک دیتی اور آوازیں دیتی رہی مگر میں نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا

بس میں جی بھر کر رونا چاہتی تھی۔ مجھے اپنے ہی وجود سے اجنبیت محسوس ہونے لگی تھی۔ میں اب وہ پہلے والی مومنہ نہیں رہی تھی

ظالم سماج نے میری ساری خوشیاں، میری ساری زندگی ایک ہی پل میں مجھ سے چھین لی تھیں۔ میں روتے روتے سو گئی

گھر میں ایک شور بلند ہو رہا تھا۔ شائد بھائی گھر لوٹ آیا تھا۔ بابا اور ماں میرا دروازہ پیٹ رہے تھے اور مجھے آوازیں دے رہے تھے۔ بھائی بھی میرے دروازے پر آیا اس نے مجھے آواز دی جیسے ہی میں نے اس کی آواز سنی میں نے دروازہ کھولا اور دوڑ کر اپنے بھائی کے گلے لگ گئی اور جی کھول کے رونے لگی۔ میں اسے بتانا چاہتی تھی کہ مجھ پر کیا قیامت گزری ہے مگر صرف اسے اتنا کہہ پائی کہ بھائی آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی۔ بھائی بھی مجھے گلے لگا کر بہت رویا۔ اس نے میرے چہرے پر پیار سے ہاتھ لگایا اور بولا

ارے مومنہ تمہیں تو بہت سخت بخار ہے کیا ہوا تمہیں؟

بابا اور ماں بھی پریشان ہو گئے

اس نے مجھے کچھ بتایا ہی نہیں سکول سے آ کر اپنے کمرے میں بند ہے تب سے۔ ماں نے بابا سے شکائت کی

بابا بولے: تم تو میری بیٹی کا ذرا خیال نہیں رکھتی۔ دیکھو ذرا کتنا بخار ہے میری لاڈلی بیٹی کو

جب یہ چلی جائے گی نہ تب تمہیں اس کی یاد آئے گی
میرا جی چاہ رہا تھا کہ میں بابا کے قدموں میں گر جاؤں اور بول دوں
بابا اب تمہاری بیٹی اس قابل نہیں رہی
جس بیٹی کی عصمت و عزت ایک باپ کی زندگی ہوتی ہے وہ لٹ چکی تھی
میں برباد ہو چکی ہوں بابا، میں لٹ چکی ہوں
میں اب صرف آپ لوگوں کے لئے بدنامی کا ایک داغ ہوں جو کسی بھی وقت آپکی زندگیاں اجاڑ دے گا
بیٹی تم اپنے کمرے میں جاؤ میں ابھی تمہارے لئے دوا لے کر آتا ہوں ۔ بابا نے میرا ماتھا چوما اور اندر جانے کو کہا
مگر بابا! باہر تو بہت زیادہ بارش ہو رہی ہے آپ بھیگ جائیں گے ۔ میں نے ان کو روکنا چاہا
بھیگ جاؤں گا تو کیا اپنی بیٹی کو اسی طرح بخار میں چھوڑ دوں؟
بارش کیا کوئی طوفان مجھے نہیں روک سکتا بیٹی ۔ میں تمہیں تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا ہوں؟
تم اندر جاؤ اور ہاں صرف آرام کرو کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ۔ میں ابھی دوائی لے آتا ہوں
یہ کہتے ہوئے وہ اپنی چھوٹی سے چھتری تھامے باہر نکل گئے
ماں کچن میں مصروف ہو گئی
بھائی میرے ساتھ میرے کمرے میں آ گیا

مومنہ میں تمہارے لئے بہت سارے تحفے لے کر آیا ہوں ۔ مجھے تھوڑا وقت دو میں تمہارے کمرے میں لے کر آتا ہوں
بھائی آپ آ گئے میرے لئے اس سے بڑا اور کوئی تحفہ نہیں ہے
ہاں لیکن مجھے ماں نے فون پر بتایا کہ وہ تمہاری شادی کر رہے ہیں تو میں نے تمہاری شادی کیلئے بہت سی خریداری کی ہے ۔ اتنا عرصہ جو میں تم سے دور رہا تو اب میں اپنا پیار تمہیں دینا چاہتا ہوں ۔ یہ کہتے ہوئے وہ ایک بڑا سا سوٹ کیس میرے کمرے میں لے آئے اور باری باری ایک ایک شے میرے بستر پر میرے سامنے رکھنے لگے ۔ میں بستر کے ایک جانب بیٹھی ان چیزوں کو سہمی نظروں دیکھتی رہی ۔ بھائی میرے لئے بہت کچھ لائے تھے

دلہن کے جوڑے، جوتے، زیورات، مہندی اور چوڑیاں
ان چیزوں کا اب میری زندگی میں کوئی مطلب نہیں رہ گیا تھا ۔ میں اپنی بربادی پر تو غمزدہ تھی ہی لیکن جب میں یہ دیکھتی کہ میرے

گھر والے میرے لئے کیا کیا ارمان سجائے بیٹھے ہیں تو میرا کلیجہ دہل جاتا۔ میرے ضعیف والدین اور میرا بھائی کیا میری اس بے حرمت لاش کو اٹھا پاتے ؟ کیا مجھے ان کے ارمانوں سے کھیلنے کا کوئی حق تھا؟ کیا میرے جینے کا کوئی مقصد باقی رہ چکا تھا؟؟؟

اور یہ دیکھو یہ ایک خاص چیز ہے جو میں تمہارے لئے لایا ہوں۔ بھائی نے میرے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

یہ کیا ہے بھائی ؟ میں نے اپنا غم چھپاتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

تم بتاؤ یہ کیا ہے؟ بھائی نے الٹا مجھ سے سوال کیا

یہ تو ایک پین ہے، لکھنے والا، بڑا خوبصورت ہے۔ میں نے اسے پکڑ کر ایک طرف رکھ دیا

ارے پگلی تو جانتی نہیں یہ کیا ہے؟ دیکھو ایک طرف سے دیکھو تو یہ واقعی میں ایک لکھنے والا پین ہے

مگر

اگر تم اس کو اس طرف سے دیکھو اور اس کو ذرا گھماؤ گی تو یہ ایک گن بن جائے گا دیکھو

یہ ایک خفیہ گن ہے جہاں میں رہتا ہوں وہاں بہت سے خطرات ہوتے ہیں اس لئے اپنی حفاظت کے لئے میں نے یہ اپنے پاس رکھا تھا مگر تم بھی اب بڑی ہوگئی ہو اس لئے تمہیں بھی اپنی حفاظت کے لئے اسے اپنے پاس رکھنا چاہیے۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا کہ تمہارے پاس گن ہے۔ بس اسے ذرا سے گھمایا اور یہ پین ایک گن میں تبدیل ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم خود اپنی حفاظت کرنا سیکھو۔ یہ کہتے ہوئے بھائی نے پین میری طرف بڑھا دیا

میرے دماغ میں آندھیاں سی چلنے لگیں گویا ایک طوفان جس سے کسی گھر کے دروازے کھڑکیاں ہل رہے ہوں۔ میرے دل میں انتقام کا جذبہ نہیں تھا مگر یہ پین دیکھ کر میرے اندر کا غم ''نفرت اور انتقام'' کے جذبے میں تبدیل ہو گیا

میں نے بھائی سے یہ پین لیکر اپنے پاس رکھ لیا

اتنی دیر میں بابا بھیگتے ہوئے دوائی لیکر پہنچ گئے۔ ارے تم اپنی بہن کو آرام کرنے دو صبح اس سے باتیں کر لینا۔ ابھی تم بھی اپنے کمرے میں آرام کرلو جا کر۔۔ بابا نے بھائی سے کہا اور بھائی اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے

دوائی کھا کر سو جاؤ اگر صبح تک آرام آ گیا تو ٹھیک ورنہ تم سکول مت جانا میں تمہیں ہسپتال لیکر جاؤں گا۔ یہ کہہ کر بابا بھی کمرے سے باہر چلے گئے اور دروازہ بند کر دیا۔

میں نے دوائی کو ایک طرف رکھا اور پین یعنی گن کا بغور جائزہ لینے لگی۔ اس گن سے بڑی آسانی کے ساتھ کسی کو مارا جا سکتا تھا اور کسی کو شک بھی نہ ہو پاتا کہ مارنے والا کون ہے؟

اپنی کتاب میں نے سامنے رکھی اور اس پر میں نے فرحت اور آصف کا نام اسی پین سے لکھا۔ جب یہ لکھ رہی تھی تو مجھے کتاب میں کچھ رکھا ہوا

محسوس ہوا اس میں سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس پر کچھ یوں لکھا تھا

''تمہارے ساتھ ہم نے جو بھی کیا تم اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤ گی اور اگر تم نے کسی سے اس کا ذکر کیا تو تمہاری یہ تصویر جو ہم نے بنائی ہے اسے سارے شہر میں لگا دیں گے۔اگر تم نے اپنی زبان بند رکھی تو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا تم چاہو تو فرحت سے اپنی دوستی برقرار رکھ سکتی ہو مگر اس کے لئے تمہیں اپنا منہ بند رکھنا ہوگا''

صبح تک میرا بخار کافی کم ہو چکا تھا مگر دل کا کرب بدستور سینہ چھلنی کر رہا تھا۔میں سکول کے لئے تیار ہونے لگی تو بھائی بولا کہ آج میں تمہیں سکول چھوڑ آتا ہوں

نہیں بھائی آپ گھر میں آرام کریں میں اپنی دوست کے ساتھ چلی جاؤں گی وہ آتی ہی ہوگی۔میرے لبوں پہ ایک ہنسی تھی

میں نے کافی دیر فرحت کا انتظار کیا مگر اسے نہ آنا تھا اور نہ ہی وہ آئی

میں نے فون کیا تو اس کی ماں نے ریسیو کیا اور وہ بولیں کہ فرحت تو سکول کے لئے جا چکی ہے

مجھے بہت غصہ آیا۔میں نے ریسیور کو فون پٹکا اور کمرے میں چلی گئی

وہ گن والا پین اور اسکی دس گولیاں میں نے پرس میں رکھیں اور بھائی کے ساتھ سکول پہنچ گئی

فرحت کلاس روم میں موجود تھی لیکن اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔بات تو درکنار وہ تو مجھ سے نظر بھی نہیں ملا رہی تھی مگر میری نظریں صرف اسی پر ٹکی ہوئی تھیں۔جب بریک کا وقت ہوا تو وہ جلدی سے کلاس روم سے باہر نکل گئی

میں نے اس کا تعاقب کیا اور اس کو دروازے پر ہی جا لیا

کیوں فرحت آج نظریں ہی نہیں ملا رہی ہو؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟

اس کے چہرے رنگ زرد تھا اور وہ مجھے پھٹی نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر بولی

تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ اگر تم نے کسی سے ہمارا راز فاش کیا تو تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے؟اس نے ڈرتے ہوئے مجھے دھمکی دی

ہاں مجھے پتہ ہے۔میری آنکھوں میں آنسو آ گئے

مگر میں اب کر بھی کیا سکتی ہوں؟ اور تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں اس کے بارے میں کسی سے بات کروں گی۔جو تھوڑی بہت عزت بچی ہے اسے بھی کیا لٹانا ہے مجھے؟؟؟میں نے آنکھ مارتے ہوئے اس کو چھیڑا

اور پھر میں اکیلی تو نہیں ہوں جس کے ساتھ اس کا یہ رشتہ ہے تم بھی تو میری ساتھی ہو۔میں نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

مگر وہ صرف میرا ہے۔تمہاری کہانی بس وہیں تک تھی۔سمجھی تم!

اب تمہیں ہم سے دور ہی رہنا ہوگا کیونکہ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔وہ کافی غصے میں لگ رہی تھی

اوہ فرحت!تم ہمیشہ میری دوست رہوگی۔ہاں مجھے تھوڑا دکھ ضرور ہوا کہ تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا مگر اب جو کیا سو کیا۔میں تو بس تم سے یہ چاہتی ہوں کہ تم کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا

ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔اس معاملے میں تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو۔اس نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی

اور ہاں ایک بات اور۔۔میں نے اس کو پیچھے سے آواز دیکر روکا

رات کو مجھے آصف کا فون آیا تھا

کیا؟آصف نے تمہیں فون کیا۔کیوں؟وہ غصے سے چلائی اور اپنے بیگ سے فوراً اپنا فون نکالنے لگی

کوئی فائدہ نہیں۔میں نے اسے روکتے ہوئے کہا

وہ تم سے بات نہیں کرے گا کیونکہ رات کو اس نے مجھ سے کہا

کیا کہا؟اس نے غصے سے فون بند کرتے ہوئے دانت پیستے ہوئے پوچھا

اس نے کہا کہ،اس نے کہا کہ اب وہ تم سے نہیں بلکہ مجھ سے پیار کرتا ہے

کیا؟کیا کہا تم نے؟فرحت حیرانی سے مجھے دیکھنے لگی

ہاں ساری رات وہ مجھ سے معافی مانگتا رہا اور میں نے اسے معاف بھی کر دیا

اس کے علاوہ اور چارہ بھی کیا ہے میرے پاس؟

میں کسی اور کے تو لائق نہیں رہی اس لئے اب میرے زندگی میں بھی جو بھی ہے اب وہی ہے

کیا؟یہ نہیں ہو سکتا۔ہم دونوں تو۔۔۔وہ تو ہم۔۔میں اور وہ۔۔۔فرحت لفظ تلاش کرنے لگی

ایسا ہی ہوتا ہے فرحت۔یہ قدرت کا قانون ہے۔تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اور خود تمہارے ساتھ بھی دھوکہ ہوا

اب میں چھٹی کے بعد اس سے ملنے جا رہی ہوں۔میں نے کہا

مجھے تم پہ یقین نہیں ہے۔میرا آصف مجھے دھوکہ نہیں دے سکتا

یقین نہ آنے سے سچ نہیں بدل جاتا فرحت اور اگر تمہیں پھر بھی کوئی شک ہے تو تم میرے ساتھ آ سکتی ہو۔دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی

ہو جائے گا۔ یہ کہتے ہوئے میں آگے بڑھ گئی

چھٹی ہونے کے قریب وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ وہ بہت غصے میں تھی اور دل شکستہ بھی لگتا تھا کافی دل دکھا تھا اور رو بھی رہی تھی۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔ بس میں ایک دفعہ اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھنا چاہتی ہوں میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں دور کھڑی سب دیکھوں گی اور دیکھ کر واپس لوٹ آؤں گی۔

ٹھیک ہے میرے خیال سے یہی اچھا رہے گا تا کہ تمہارے ذہن میں کوئی غلط فہمی نہ رہے، چلو

ہم دونوں نے ٹیکسی کروائی اور آصف کی فیکٹری کی طرف چل دیں

فیکٹری پہنچیں تو وہاں باہر ہی آصف کی کار کھڑی تھی۔ چوکیدار نے ہمیں دیکھتے ہی دروازہ کھولا اور سلام کیا

میں نے چوکیدار کو اپنے پرس سے کچھ پیسے دیئے اور اس سے کہا کہ وہ گیراج سے ہماری گاڑی لے آئے

فرحت نے حیران ہو کر پوچھا: کون سی گاڑی؟

میں نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے سمجھا دیا کہ وہ خاموش رہے تا کہ ہماری پرائیویسی میں کوئی حرج نہ آئے

چوکیدار فوراً روانہ ہو گیا اور گیٹ بالکل خالی ہو گیا

ہم دونوں نے اندر کی راہ لی

کمرے میں داخل ہوئیں تو اس کا ماحول بالکل بدل گیا تھا۔ ایک دن پہلے جو کباڑ خانے کا منظر پیش کر رہا تھا اسے اتنے تھوڑے وقت میں ایک خوبصورت کمرے کی شکل دے دی گئی تھی۔ آصف کمرے میں موجود نہیں تھا ہم دونوں اس کے انتظار میں بیٹھ گئیں

کچھ دیر بعد وہ نمودار ہوا۔ ایک پل کو وہ ہمیں دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا

فرحت، اس نے فرحت کو روتے ہوئے دیکھا تو اپنا ہاتھ اسکی طرف تسلی دینے کے لئے بڑھایا

فرحت کھڑی ہوئی اور اس نے ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر رسید کیا

دھوکے باز، تم اتنے گھٹیا نکلو گے میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ میں نے تمہارے لئے کیا نہیں کیا؟ کیا کمی رہ گئی تھی بس یہ بتا دو؟

فرحت اس پر چیخ پڑی

تھپڑ کھا کر آصف بھی غصے میں آ گیا اور اس نے بجائے فرحت کی مزید بات سننے کے جواباً ایک کرارا تھپڑ اسے رسید کیا

فرحت چکرا کر زمین پر گر گئی اس کا سر کسی چیز سے ٹکرایا اور وہ بے ہوش ہوگئی

آصف نے اس پر ایک بار پھر حملہ کرنا چاہا مگر جب دیکھا کہ وہ بے ہوش ہو چکی ہے اور اس کے سر سے خون بہہ رہا ہے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا

کیوں آئے ہو تم لوگ یہاں؟ اس نے مجھ سے غصے سے سوال کیا

میں اپنی تصویر دیکھنا چاہتی تھی یہ فرحت مجھے یہاں لائی۔ میں نے ڈرتے ہوئے کہا

تصویر! وہ بڑا حیران ہوا۔ کیوں تم وہ تصویر کیوں دیکھنا چاہتی ہو؟

کیونکہ، کیونکہ وہ میری تصویر ہے۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ تمہارے ہاتھوں میں کیا کمال ہے جو فرحت تمہاری دیوانی ہوئی پھرتی ہے اور پھر ہوسکتا ہے کہ یہ وقت دوبارہ آئے اور مجھے تم سے ایک بار پھر تصویر بنوانے کا موقع ملے۔ اس سے پہلے میں یہ یقین کرنا چاہتی ہوں کہ میری تصویر بنانے والا مجھے وہی بنا کر دے گا جو میں چاہتی ہوں۔ میں نے صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا

کیا تم سچ میں مجھ سے اپنی ایک اور تصویر بنانا چاہو گی؟ کمال ہے۔ یہ آج کل کی لڑکیوں کو کیا ہو گیا ہے؟

میں سمجھتا تھا کہ اب تک تو تم کہیں مر کھپ گئی ہو گی مگر تم تو واپس خود چل کر میرے پاس آ گئی اور اب چاہتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ پھر وہی کروں جو میں پہلے کر چکا ہوں۔ وہ بھنویں اچکا کر بولا

ہاں میں یہی چاہتی ہوں لیکن پہلے تم میری وہ تصویر مجھے لا کر دکھاؤ

ٹھیک ہے تم یہی ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا

فرحت میرے سامنے بے ہوش پڑی تھی میرا ہاتھ پرس کی جانب بڑھنے لگا۔ کانپتے ہوئے ہاتھوں سے میں نے پرس کو اٹھایا اور کھول کر اس میں سے گن نکالنے لگی۔ یہ میرے لئے بہترین موقع تھا۔ اسے اپنے سامنے دیکھ کر میری آنکھوں میں خون اتر آیا اور میں نے گن میں ایک گولی ڈالی اور بے ہوش لیٹی ہوئی فرحت پر تان دی۔ میرے دل ودماغ کے زخم تازہ ہو چکے تھے اور میں اب اپنا بدلہ لینا چاہتی تھی۔ بڑی مشکل ہو رہی تھی کیونکہ آنکھوں میں آنسو آ جانے کی وجہ سے مجھ دیکھنے میں مشکل ہو رہی تھی اور جانے کیوں مجھ سے اس پر گولی نہیں چلائی گئی۔ اتنے میں مجھے کسی کے قدموں کی آواز آئی۔ میں نے فوراً گن کو پرس میں چھپا لیا

دروازہ کھلا تو آصف اپنے ہاتھ میں میری تصویر لئے اندر داخل ہوا۔ تصویر کپڑے سے چھپائی گئی تھی۔ اس نے میرے سامنے میری تصویر کو رکھا اور پردہ ہٹا دیا۔ مجھے ایک پل لگا کہ بھرے بازار میں میرے کپڑے اتار دیئے گئے ہوں۔ میری تصویر تب بنائی گئی جب مجھے برہنہ کر دیا گیا تھا۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا اور ایک بار پھر میری آنکھیں بے بسی کے آنسوؤں سے بھر گئیں

میرا مجرم میرے سامنے کھڑا تھا اور اب مجھے دیر نہیں کرنی چاہیے تھی۔ میں نے فوراً پرس میں ہاتھ ڈال کر گن نکالی اور سیدھا آصف پر فائر کھول دیا۔ گولی اس کے سینے میں جا کر لگی اور وہ بری طرح سے تڑپتا ہوا دور جا گرا۔ اس کے سینے سے لہو کا ایک فوارہ چھوٹا اور وہ چھٹی

نگاہوں سے مجھے گھورتا رہ گیا۔میں نے جلدی سے ایک اور گولی ڈالی اور اس کے باہر بھاگنے کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے یہ گولی اس کی ٹانگ پر ماری وہ چیختا ہوا زمین پر گر پڑا اور گڑگڑا کر مجھ سے معافی مانگنے لگا۔باہر مشینوں کا شور تھا اس لئے کسی کو خبر نہ تھی کہ اندر کیا چل رہا تھا؟ بالکل اسی طرح جیسے کل مجھ پر قیامت گزری تھی اور دنیا کو خبر بھی نہ ہوئی۔میں نے تیسری گولی ڈالی اور اس کے سامنے جا کھڑی ہوگئی

تمہیں پتہ ہے آصف، کچھ دنوں میں میری شادی ہونے والی تھی۔میرا منگیتر مجھ سے بہت پیار کرتا ہے کیا میں اس کے پاس جانے کے قابل ہوں؟ نہیں ناں! اور یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔تم نے میری زندگی برباد کر دی اور میری طرح اور جانے کتنوں کی زندگی برباد کر دیتے تم۔۔۔مگر میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گی۔تمہارے ظلم اور بربریت کی کل آخری رات تھی۔تمہاری نظر میں ایک لڑکی ایک کھلونے کی طرح ہے نہ کہ اسے اٹھایا من بہلایا اور اٹھا کر پھینک دیا۔مگر ایسا نہیں ہے

ایک لڑکی بھی تمہاری طرح انسان ہوتی ہے۔اس کے بھی جذبات ہوتے ہیں اس کی بھی اپنی کوئی زندگی ہوتی ہے

اس کی عزت اس کے لئے اس کی زندگی سے بھی قیمتی ہوتی ہے اور تم جیسے لوگ جو دوسروں کی عزتوں سے کھیلتے ہیں انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جس ظلم کی ابتداء وہ یہ گھناؤنا فعل انجام دے کر کرتے ہیں وہ اس کی انتہا سے بے خبر ہوتے ہیں۔خدا گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن کسی پر کئے گئے ظلم کو معاف نہیں کرتا

مجھے معاف کر دو مومنہ۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔میری جان بخش دو اس کے بدلے میں تمہیں جو چاہیے وہ تم مجھ سے لے لو

میری عزت مجھے واپس کر دو۔میری لٹی ہوئی عصمت مجھے واپس کر دو۔مجھے اس قابل بنا دو کہ میں پھر سے اپنی زندگی جی سکوں۔دے دو مجھے میری زندگی، میری عزت، میرا یقین۔۔میں نے ایک دفعہ پھر اس پر گن تان لی

وہ سر جھکا کر رونے لگا اور بولا تم چاہو تو میں تم سے شادی۔۔۔

تڑاخ کی آواز آئی اور اس کی کھوپڑی میں سوراخ کرتی ہوئی گولی دیوار پر جا لگی

وہ تھوڑی دیر میرے سامنے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا

اتنے میں فرحت کو بھی ہوش آ گیا۔جب اس نے اپنے سامنے آصف کی لاش دیکھی تو چیخنے چلانے لگی

کیا ہوا اسے؟ یہ تم نے کیا کر دیا مومنہ؟ اس کی جان لے لی

تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا مومنہ۔فرحت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

ہاں! میں نے انتقام لیا ہے اپنا۔تم لوگوں نے مجھ سے میری زندگی چھین لی میں تمہیں زندہ نہیں رہنے دوں گی

یہ کہہ کر میں نے چوتھی گولی گن میں ڈالی اور اس بار فرحت پر گن تان دی

نہیں ۔تم مجھے نہیں مار سکتی ،تم تو میری دوست ۔۔

میرا ہاتھ پھر بٹن پر پڑا اور ایک گولی فرحت کا سینہ چیرتی ہوئی گذر گئی ۔ وہ ایک چیخ مار کر زمین پر گری اور اس کا خون زمین پر بہنے لگا میں نے ایک اور گولی ڈالی اور فرحت پر چلا دی اس طرح ایک ایک کر کے میں نے فرحت پر چھ گولیاں چلائیں

اب وہ دونوں میری سامنے مردہ پڑے تھے کمرے میں فرش پر لہو بکھرا تھا۔ میں نے اپنی تصویر اٹھائی اور آصف کی جیب سے لائٹر نکال کر اسے آگ لگا دی ۔ جانے سے پہلے میں نے ان دونوں کی لاشوں کو گھسیٹ کر صوفے پر رکھا اور بیڈ شیٹ اور پردے اتار کر ان پر پھینکے اور لکڑی کے کرسیوں کو بھی ان کے قریب رکھ کر کپڑوں کا آگ لگا دی اور کمرے سے نکل گئی ۔ جاتے وقت کمرے کا دروازہ لاک کر گئی کسی کو میرے جانے کی خبر بھی نہ ہوسکی ۔ چوکیدار ابھی تک واپس نہیں آیا تھا

میں آگے بڑھی اور ایک ٹیکسی کو روک کر گھر کی طرف بڑھ گئی

ایک عجیب سی کامیابی کا احساس تھا میرے دل میں ۔ ان دونوں کو مار کر میں نے اپنا انتقام لے لیا تھا اور ایک بوجھ سا میرے دل سے اتر گیا تھا۔ مگر اب کیا؟ یہ ایک سوال میرے ذہن میں تھا

ٹیکسی والے نے ایک جگہ ٹیکسی روکی اور بولا بی بی میں بس ایک منٹ میں آیا ۔ یہ کوئی ہسپتال تھا جہاں اس نے ٹیکسی روکی تھی کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو وہ ایک بچہ اٹھائے ہوئے تھا ۔ بچہ دیکھنے سے اپاہج لگ رہا تھا اس نے اسے لا کر اپنی برابر والی سیٹ پر بٹھا دیا اور خود ٹیکسی چلانے لگا۔

یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے ٹیکسی والے سے پوچھا

جی بی بی جی ۔ یہ میرا بیٹا ہے

اوہ! کیا ہوا اسے؟ اس کی ٹانگ ۔

کیا بتاؤں بی بی جی؟ ہمارے ملک میں لوگوں کو کون سمجھائے؟ یہاں ہر کوئی اپنی ہی مرضی کرنا چاہتا ہے اور کسی قانون کسی ضابطے کو مانتا ہی نہیں ۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا

مگر ہوا کیا اسے؟ یہ اپاہج لگتا ہے ۔ کیا ہوا تھا؟

بس بی بی جی، امیر لوگوں کے نازنخرے ہیں ناں ۔ اپنے بچوں کو گاڑیاں موٹر سائیکل لے دیتے ہیں ۔ جب دیکھو سڑکوں پر بھگاتے نظر آتے ہیں ۔ کبھی اونچے اونچے ہارن بجاتے ہیں کبھی پہیے اٹھا اٹھا کر چلا کر جانے کیا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

ایک اسی طرح کا امیر زادہ ایک دن نشے میں گاڑی چلاتا ہوا ہماری سڑک پر آنکلا ۔ بچے تو پھر بچے ہوتے ہیں ناں بی بی جی ان کو کیا خبر کہ

ایک پل میں کیا ہوسکتا ہے؟

بس اس نے دیکھتے ہی دیکھتے ہماری دنیا اجاڑ دی۔ میرا یہ ایک ہی بیٹا ہے اس کی ماں بھی اب دنیا میں نہیں ہے۔ بس یہی میری زندگی کا چراغ ہے

جب میں اسے ہسپتال لیکر گیا تو ڈاکٹروں نے بولا کہ ٹانگ کاٹنی پڑے گی۔ میں نے بہت کوشش کی اپنا جمع پونجی سب لے آیا مگر کسی طرح بھی میں اس کی ٹانگ نہ بچا سکا۔ دوسرا اس کی ریڑھ کی ہڈی پر بھی چوٹ لگی ہے جس کی وجہ سے اب یہ بالکل معذور ہو چکا ہے بس بی بی جی اپنے بیٹے کو اس حالت میں دیکھ کر خون جلتا رہتا ہے میرا۔ یہ سب بتاتے ہوئے وہ رہ پڑا

تو اس گاڑی والے کے ساتھ کیا ہوا؟

پولیس اسے پکڑ کر لے گئی۔ جب اس کا نشہ اترا تو اسے احساس ہوا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے؟ وہ گڑگڑا کر مجھ سے معافی مانگتا رہا میری نظروں کے سامنے میرے بیٹے کا خون تھا اس لئے میں نے اس کی بات نہ سنی۔ پھر کچھ روز بعد اس لڑکے کی ماں ہمارے گھر آئی اس نے بتایا کہ وہ بیوہ ہے اور یہ اس کا اکلوتا بیٹا ہے جس کے سہارے وہ اپنی زندگی گزار رہی ہے۔ اب جب سے وہ جیل گیا ہے اس کا اور کوئی باقی نہیں بچا۔ اس عمر میں وہ در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوگئی ہے اور آخر کار وہ ایک دن میرے دروازے پر اپنی جھولی پھیلائے آ گئی

تو، تو پھر تم نے کیا کیا؟

بس بی بی جی، دل تو بہت دکھا ہوا تھا۔ میرا بیٹا میری زندگی ہے وہ بستر پر پڑا تھا اور اس کو اس حالت میں لانے والے کی ماں میرے دروازے پر رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔ میں نے اس سے منہ پھیر لیا تو وہ میرے قدموں میں گر گئی اور بولی

غلطیاں تو ہم سب کرتے ہیں۔ سب خطا کے پتلے ہیں۔ سب سے بھول ہو جاتی ہے۔ کیا تم سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی؟ کیا تم نے کبھی کچھ غلط نہیں کیا؟ اگر وقت مجھے ایک سوالی بنا کر تمہارے در پر لے آیا ہے تو مجھے مایوس مت لوٹا۔ میں جانتی ہوں کہ تمہاری بربادی کے ذمہ دار ہم ہیں مگر ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں۔ تو ہمیں معاف کر دے کیا پتہ اس معافی کے بدلے خدا تمہیں اور تمہارے بیٹے کو کیا اجر دے؟

بس بی بی جی میرا دل موم ہو گیا۔ اس کے بیٹے کو جو بھی سزا ملتی اس سے میرے بیٹے کی زندگی اور صحت تو واپس نہیں آنے والی تھی نا اور پھر جس طرح میں اپنے بیٹے کے دکھ کو دیکھ کر تکلیف میں زندگی گزار رہا ہوں کیا میں اس بیوہ عورت کو بھی اس تکلیف میں ڈال دیتا؟ اس کا احساس صرف اس کو ہوتا ہے بی بی جی جو خود اس تکلیف سے گزر رہا ہو۔ اس لئے میں نے اس لڑکے کو معاف کر دیا

کیا؟ جس آدمی نے تمہاری زندگی کا مقصد تم سے چھین لیا جس نے تم سے تمہاری ساری خوشیاں تم سے چھین لیں کیا تم نے اسے معاف کر دیا

ہاں بی بی جی۔ غلطیاں تو ہم سب کرتے ہیں تو کیا ہماری ہر غلطی کی سزا ہمیں ملتی ہے؟ نہیں ناں

پتہ نہیں کتنی بار ہم لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر وہ ہمیں معاف کر دیتے ہیں۔ اگر وہ ہمیں معاف نہ کریں اور بدلہ لینے پر اتر آئیں تو یہ دنیا تو ایک جنگ کا میدان بن جائے گی۔ جہاں ہر کوئی اپنی تکلیفوں کو لئے دوسروں سے لڑ رہا ہوگا

گاڑی روکو۔ میں نے ڈرائیور سے کہا

کیا آپ یہیں پہ اتریں گی؟ ڈرائیور نے گاڑی کو ایک درخت کے قریب کھڑا کرتے ہوئے کہا

ہاں اکتنے ہوئے؟

تیس، بی بی جی

میں نے اسے پرس سے پیسے نکال کر دیئے اور وہ چلا گیا

یہاں چاروں طرف ویرانہ تھا۔ شہر کے اس علاقے میں سے ایک دریا گزرتا تھا جو کہ بالکل میرے سامنے موجود تھا۔ میرے قدم نہ چاہتے ہوئے بھی اس جانب بڑھنے لگے۔ بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی میں دریا کنارے پہنچ گئی اور کھڑی ہو کر دریا کی موجوں کو دیکھنے لگی

مجھے کیا حق ہے جینے کا؟ مجھ سے میری زندگی چھین لی گئی میری خوشیاں مجھ سے چھین لی گئیں۔ اب میں کسی کو جا کر بتاؤں بھی تو کیا بتاؤں؟ میرے گھر والے اس صدمے کو جھیل بھی پائیں گے یا نہیں۔ اور پھر اب تو میں ایک قاتل تھی ایک بے رحم قاتل

جس نے کچھ دیر پہلے بڑی بے دردی سے دو لوگوں کو قتل کر کے انہیں جلا دیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ وہ ظالم تھے اور انہوں نے مجھ پر رحم نہ کیا تھا مگر کیا بدلے میں، میں نے ان پر کوئی رحم دکھایا؟ مجھے میرے گھر والوں کی فکر تھی تو کیا ان دونوں کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ جانے کیوں مجھے اپنے اوپر ظلم کرنے والے ظالموں سے ہمدردی ہو رہی تھی۔ میں بڑی دیر دریا کنارے بیٹھی سوچتی رہی

اب میں جینا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے اپنے پرس اپنے سامنے رکھا اور اس میں سے گن نکالی۔ آخری گولی اس میں موجود تھی

آخری بار مجھے سب لوگوں کی بڑی یاد آئی۔ بابا، ماں اور میرا پیارا بھائی اور میرے دوسرے چاہنے والے

میں نے اپنی ڈائری نکالی اور اس میں سارا واقعہ لکھا اور وقار کے نام خصوصی پیغام لکھا۔ اس موقع پر صرف وہی ایک تھا جس پر میں بھروسہ کر سکتی تھی۔ اس سے وعدہ مانگا کہ وہ کسی سے اس کا ذکر نہ کرے اور ہو سکے تو مجھے معاف کر دے۔ یہ سارا واقعہ لکھتے ہوئے مجھے شام ہو گئی

اس کے بعد میں نے ایک درخت کے نیچے ایک گڑھا کھودا اور یہ ڈائری اس میں رکھ کر مٹی سے بھر دیا۔ اس کے بعد درخت پر نشان لگا دیا اور موبائل پر میسج ٹائپ کر کے جاوید کو بھیج دیا جس میں اس درخت کے بارے میں اسے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ وہ یہ ڈائری نکال لے

اس دن کا سورج ڈوب رہا تھا۔ مجھے لگا تار گھر والوں کے فون اور میسجز مل رہے تھے مگر میں نے کسی کا جواب نہ دیا۔ ایک آخری بار میں نے فرحت اور آصف کے بارے میں سوچا اور گن نکال کر اپنے ماتھے پر رکھی اور بٹن دبا دیا